YOUTH
PARLIAMENT
PAKISTAN

VERBATIM REPORT

SESSION THREE

Saturday, September 20, 2009

CONTENTS

1. Recitation of the Holy Quran.
2. Calling Attention Notice
3. Resolutions
4. Motions

The Youth Parliament of Pakistan met in the Hall Margala Motel Islamabad, at 11.00 a.m. with Madam Deputy Speaker Kashmala Khan Durrani in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

Madam Deputy Speaker: We would start with one of the Calling Attention Notices here by Mr. Usman Ali.

Mr. Usman Ali: Thank you Madam Speaker. I invite the attention of the Honorable Prime Minister to the rising number of Polio cases in the country.

میڈم سپیکر! یہ ایک المیہ ہے کہ آج جب دنیا کے پیشتر ممالک سے پولیو eradicate ہو چکی ہے اور پاکستان چند ممالک میں سے ایک ہے کہ جس میں پولیو آج بھی exist کر رہی ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ بجائے اس کے پولیو کہ cases کم ہونے لگیں اس سال ہم نے more then 50 cases آے ہیں۔ لہذا میں گورنمنٹ سے یا جو pertinent ministry or Prime Minister یہ مجھے بتایں کہ یہ either epidemic trend ہے یا گورنمنٹ policies کے مطابق ہے۔ خاص طور پر NWFP میں جو زیادہ cases record ہوے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کہ جو militancy ہے اس کے ساتھ کوئی association لوگوں کی mentality میں کوئی فرق آیا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ میں ابھی ان سے یہ پوچھوں گا کہ ابھی جو emergency situation create ہوئی ہے اس پر address کرنے کے لیے ان کے پاس پالیسی ہے؟ میں

ذاتی طور پر یہ suggest کروں گا کہ ابھی جو critical areas ہیں جہاں پرپولیو کی prevalence بہت زیادہ ہے۔ ان میں جب بھی بچے health department سے in contact آئیں تو ان سے پوچھا جائے کہ ان کی polio vaccination کی ہو چکی ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو immediately ان کی polio vaccination کرائی جائے اور اس کو پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: اپنا نام اور اپنا constituency number بول دیجیے گا۔ جی رفیق وسان صاحب۔

جناب رفیق وسان: شکریہ میڈم سپیکر۔ عثمان علی نے بہت اچھا Call Attention Notice ایک critical issue کی طرف اٹھایا ہے۔ میں بھی اس میں کچھ چیزیں add کرنا چاہوں گا۔

جناب وقار احمد: میڈم! میرا point of order ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جی وقار صاحب۔

جناب وقار احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ پولیو ایک ایسی بیماری ہے جس کا انسان نے بہت حد تک treatment ڈھونڈ لیا ہے اور اب یہ دنیا میں نہیں پھیلنی چاہیے اور دنیا میں بہت حد تک eradicate لیکن پاکستان میں تھوڑی سوسائٹی کی problems ہیں۔ ہمارے پاس treatment ہے، vaccines ہیں، بہت effective vaccines ہیں لیکن ہماری اپنی policies کی failure ہے جس کی وجہ سے یہ بیماری پاکستان میں constantly ابھرتی ہے، sporadic cases ہوتے ہیں اور اس کی extermination صرف پاکستان کے لیے مسئلہ نہیں ہے، جب دنیا میں eradicate ہو گئی ہے اور یہاں سے cases پیدا ہوتے ہیں تو وہ پھر پوری دنیا میں export ہوتے ہیں تو ایک طرح سے یہ پوری دنیا کی problem ہے۔

on the verge of exterminating polio from the face of the earth, we ابھی can speak fail of this critical juncture. So, we raise in naturing not just ourselves but all of humanity in facts. پولیو کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ جو vaccine ہے یہ heart immunity ہوتی ہے، یہ صرف ایک section of society کو نہیں دی جا سکتی، یہ ہر انسان کو دینی پڑتی ہے کیونکہ اگر ایک شخص بھی رہ جائے، وہ اپنی دوا پوری نہ کرے تو اس کی جو doze تو وہ ہر جگہ پھیل جائے گی۔ NWFP میں یہ cases زیادہ ہوتے ہیں اور وہ اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ وہاں پر reach تو ہے، پہاڑوں اور غاروں میں بھی اور یہ جو ہمارے health workers ہیں وہ vaccines لے کر پہنچ جاتے ہیں لیکن وہاں پر یہ believe پیدا ہو گیا ہے کہ because of illiteracy اور یہ جو Talibanization ہو گئی ہے to some extent وہاں پر یہ believe پیدا ہو گیا ہے کہ یہ پولیو کے قطرے اگر لے لیے گئے تو یہ ایک سازش ہے، اس سے مسلمان ختم ہو جائیں گے۔ اس کی ایک true prompt strategy ہونی چاہئیے، ایک تو یہ کہ آپ ان تک پہنچاہیں اور secondly انہیں educate کریں۔ Education کی campaigns ہبونی چاہیں اور یہ جو misinformation پھیلی ہوئی ہے اس کو دور کرنا چاہئیے۔ اس کو curriculum کا حصہ بنا سکتے ہیں اور بھی بہت سے steps ہیں لیکن important یہ ہے کہ گورنمنٹ کی ministries کو take over کرنا ہو گا، وہ یہ کہ اس کی جو misconceptions ہیں وہ دور کی جاةیں تو probably health ministry and education ministry ایک joint venture ہو سکتا ہے تاکہ finally ہمیں اس disease سے چٹھکارہ مل سکے۔ Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: ضمیر ملک صاحب۔

جناب ضمیر ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے میں عثمان بھائی کی رفتوں، ازمتوں اور کاوشوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، میرے الفاظ کا ایک محدود سا مجموعہ ہے

جو کہ ان کی رفتوں، ازمتوں اور کاوشوں کو ناپنے سے قاصر ہے کیونکہ انہوں نے بہت اچھا مسئلہ اٹھایا ہے جس کا تعلق مستقبل سے ہے۔ Being a Youth Minister میرے پاس کچھ ideas ہیں because I am not the minister for Pakistan. میں سمجھتا ہوں کے اس میں بہت سے causes involve ایک تو tribal belt ہو گئی اور most of NWFP وہاں پر Islamic values تھوڑا problem کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں ایک جنگ چل رہی ہے اور جو vaccination والے وہاں نہیں پہنچ سکتے تو شاید اس وجہ سے یہ cases بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں گورنمنٹ forces کے through یا جو وہاں پر آرمی ہے، paramilitary groups ہیں کیونکہ ان کی وہاں presences ہے اور وہ بلاخوف وہاں جا کر پلا سکتے ہیں۔ میں ایوان میں یہ idea دینا چاہتا ہوں کہ اس vaccination میں paramilitary forces کو involve کو کیا جاے کیونکہ عام شہری وہاں جاتے ہوئےتھوڑا ڈر محسوس کرتا ہےاور وہاں paramilitary forces ہیں۔ میں اسے Standing Committee میںrefer کروں گا کہ اس پر کام کیا جائے اور جلدازجلد کوئی ایسا طریقہ نکالا جائے کہ ہماری جو Health Minister شری رحمن صاحبہ ہیں ان تک یہ تجویز پہنچا سکیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپی سپیکر: عمیر فرخ صاحب۔

جناب عمیر فرخ راجہ: میڈم سپیکر شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنے بھائی عثمان علی جو کہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کی توجہ اس issue کی طرف دلائی۔ پولیو health کے معاملات سے related کچ سال پہلے تک تقریباً پوری دنیا کا مسئلہ تھا لیکن پچھلے پانچ سالوں میں پاکستان نے اپنی health policies develop کر کے اور کئی ایسے health programmes جو اس disease کی طرف targeted تھے، ان programmes پر عمل درآمد کرتے ہوئے اس پر کافی حد تک قابو پا لیا تھا اور ایک حد تک یہ سوچ بھی تھی کہ اب اس disease سے چھٹکارا مل چکا ہے۔ لیکن

پچھلے ایک سال میں تقریباً 60 کے لگ بھگ cases سامنے آئے ہیں اور جو زیادہ تر cases ہیں وہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پولیو کی جو disease ہے وہ عام طور پر بچوں پر head کرتی ہے اور بہت ہی initial stages of life میں اگر اس کا سدباب کر لیا جائے تو کافی حد تک اس پر قابو پا سکتے ہیں۔ اس disease کے لیے جو اقدامات ہماری health ministry نے کیے تھے اس میں جو قبل ذکر قدم تھا وہ provision of free polio drops تھا جو کہ ہم پانچ سال کی عمرتک کے بچوں کو دیتے تھے جس کی وجہ سے کافی حد تک اس disease کا پاکسان کے نقشے سے وجود مٹ چکا تھا لیکن پچھلے سال میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ آپ ان policies پر عمل نہیں کر سکے۔ کچھ علاقوں میں vaccines کیprovision hamper ہو گئیں، اس کی جو کوالٹی تھی اس پر compromise کیا گیا، expired vaccines use کی گئیں۔ جو basic health facilities تھیں ان کی provision میں hinders پیدا کی گئی۔ NWFP میں خاص طور پر دو چیزوں پر اس ایوان کی توجہ دلاؤں گا۔ اس میں جو ایک نقطہ تھا وہ Talibanization کا تھا اور دوسرا unawareness among the message تھا اور پولیو کی اس pre emergence میں بہت بڑا role play کیا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم سب سے پہلے اس بات کا تعین کر لیں کہ پولیو ایک epidemic disease نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایک بندے سے دوسرے بندے کو contact کی بنا پر transfer ہو تی ہے۔ یہ ساری misconceptions ہیں جن کا ہمیں ازالہ کرنا چاہیے اور ہمیں اپنے ruler علاقوں میں اس بات کی awareness پیدا کرنی چاہیے کہ اگر آپ اپنے infants کوشروع سے پولیو کے قطرے اگر administered کردیتے ہیں تو کافی حد تک ہم اپنے بچے کی latest virus develop ہونے کے chances ختم کر دیتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: عمیر ظفر ملک۔

Mr. Umair Zafar Malik: Thank you honourable Madam Speaker. Madam Speaker, I will start with mentioning the problems that have lately occurred in the administration polio vaccine, particularly in the North Western Frontier Province and then, I will talk about the solutions and I will also discuss one proposal presented by honourable Mr. Zameer. Starting with the problems; many problems as has been endorsed by most of ours is lake of awareness or illiteracy. The problem is not just illiteracy; it is also lake of awareness. We are not only talking about the people living in the tribal belt, in the North Western Frontier Province where they fail to trust medicines and fail to trust the West from where the medicines come. The problem also lies in certain urban areas, for example that many says, a conspiracy there is prevalent about aids, for example, it was not transferred from some animals to the human in fact it was a virus created within the U.S lab and then and the source was made in Africa through this virus from the US labs. and then it was…. and an assault was made in Africa from the US.

So, we have to make sure that all these misconceptions are eradicated and there is trust among the people. For that, effective campaigning is required through media and through resources that are popular. For example people in the Frontier would rather trust a *Moulana*, than a TV channel or health worker. So, those people should also be brought into the court of this

campaign, they should be educated themselves and then they should be convinced to propagate the awareness. Moving on to the suggestion proposed by honourable Mr. Zameer, he talked about the inclusion of paramilitary troops in this campaign. I would tend to disagree to that ladies and gentlemen. My reason for disagreeing to it is A, the lake of trust because the people in the Frontier where this problem generally lies do not trust the military, in fact there is an active war going on between the people and the military effectively.

So, you cannot expect the people to trust and accept these vaccinations through the military. I would rather back the prevalent system which is our health provision system which consists of the basic health units, which serve about ten thousand people in the ruler health centers, which serve about to ten BHUs the basic health unit and the Tehsil or Taluka hospitals. I would also request the House to please make sure that there are volunteer health workers because the administration of this vaccine is not a huge problem, you not need many expertise to administered the vaccine, there is no injection, there is just a drop, in fact the storage is a bit of problem but that can also be solved through proper information and knowledge and the problem with the paramilitary troops is not a permanent one. The paramilitary troops are there today but may not be there tomorrow. So to make this solution as permanent, we need to come up with permanent

solutions, for example inclusion of the health care system and volunteers from within the areas rather then loading paramilitary troops. Thank you ladies and gentlemen.

Madam Deputy Speaker: Anybody who wants to speak from the Blue Party should send their list.

ایک معزز رکن: میڈم سپیکر! پولیو کے حوالے یہ بہت important issue عثمان علی صاحب نے اٹھایا ہے۔ میں اس کو مزید high light کروں گا۔

Madam Deputy Speaker: This is not point of order, please sit down.

ایک معزز رکن: میڈم سپیکر! میرا نام لسٹ میں تھا اور مجھے call نہیں کیا گیا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: یہpoint of order نہیں ہے۔

جناب وقارنیئر: میڈم سپیکر! میں ایک point of order raise کرنا چاہوں گا۔ میرے خیال سے calling attention notice پر ہم نے ساری possibilities explore کر لی ہیں۔ میرے خیال سے Prime Minister صاحب کو موقع دینا چاہیے کیونکہ منسٹر صاحب پہلے ہی بول چکے ہیں تا کہ وہ اس کی attention اپنی طرف لائیں۔ شکریہ۔

Mr. Prime Minister: Madam, I think the state of point of order, I disagree with this

کہ ابھی تک کوئی solution provide نہیں کیا گیا، صرف ہماری طرف سے ہی provide کیا گیا ہے۔ ہم لوگ اپنا conclusion solution دینا چاہ رہے ہیں تو آپ ہمارے آخری serial کو chance دیں اور اس کے بعد from the opposition party also

میڈم ڈپٹی سپیکر: اگرspeaker ہیں تو we will give them the opportunity to talk about him.

جناب احمد نواز: میڈم سپیکر! میں point of order پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ word marginalize کیا گیا ہے کہ tribal area میں لوگ uncivilized ہیں انہیں کچھ پتا نہیں ہے۔ یہ چند cases ہوئے ہیں، اس کو marginalize نہیں کرنا چاہیے، اس کو پورے tribal پر impose نہیں کرنا چاہیے، ground reality کو دیکھ لینا چاہیے

(Thumping of desks)

ہم پھر کہیں گے کہ tribal کو کچھ پتا نہیں ہے۔ میڈم سپیکر! میرا تعلق جنوبی وزیرستان وانا سے ہے۔ وہ لوگ جن کو کہ آج طالبان کے نام سے یاد کیا جا رہا ہے، میں اس چیز کو facilitate کرتا ہوں اور لوگوں کو اس طرف راغب کرتا ہوں کہ وہ جاہل نہیں ہیں لیکن marginalization نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کسی نے چند events کیے ہوں اور دو تین لوگوں کو اغواء کیا ہو تو سب لوگوں کو بدنام کرنے کے لیے اس issue کو اٹھایا ہوا ہے۔ Tribal ایسے نہیں ہیں کہ جس طرح سے انہیں پیش کیا جا رہا ہے۔ میں اس ایوان سے request کرتا ہوں کہ ground reality کو سمجھ کر ان سے بات کرنی چاہیے۔

Madam Deputy Speaker: One more announcement. Except for the Cabinet Ministers, everybody should be seating on their seats, there were allotted. Whenever there was a change of plan, I let you know but whenever you were allotted except for the Cabinet Ministers, you should go back to your seats.

(اس موقع پر seating arrangement درست کی گئیں)

Madam Deputy Speaker: Even the Cabinet Ministers have there seats allotted in the front. Please make sure, you sitting on your seat.

(Pause)

Madam Deputy Speaker: Rehmani sahib! You asked that they would be one speaker. Can I get the name of that person?

Mr. Muhammad Essam Rahmani: Madam, we have already given two more names.

Madam Deputy Speaker: You said there would be one speaker.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Madam, I will speak.

Madam Deputy Speaker: Just a minute, order in the House, please take your seats. Yes Rehmani sahib.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: My name Essam Rehmani, as everybody is aware me. When we talk about Polio, we should also talk about the areas

جہاں پر پولیو ہو رہا ہے اور الحمد اللہ effectively جب ہم لوگوں نے بہت کی تو سارے areas بہت اچھے طریقے سے identify کیے گئے۔ مگر ایک جو نہیں بتائی گئی کہ developed cities of Pakistan میں بھی پولیو کے issues ہیں اور ابھی بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح وہاں پر retaliations ہیں تو if not less but it would be actually I got the same at is in the other undeveloped areas. اب اس کے لیے ہم لوگ کیا کرتے ہیں کہ developed areas میں جنتی medical universities وہ ایک CHS programme کرتے ہیں جس میں وہ اپنے medical students جو کہ 3rd year میں ہوتے ہیں، ان کو different areas میں بھیجتے ہیں۔ جس طرح ضیاالدین والوں کو سکندرآباد بھیجتے ہیں، ہو لوگ different localities میں بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ لوگوں میں awareness create کریں۔ ہر student کو ایک family دی جاتی ہے۔ اب جب اس طرح جاتا ہے تو ہم لوگ

solution کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہاں پر ہمیں تھوڑا solution پر زیادہ concentrate کرنا چاہیے۔ Exactly in the same way میرے حساب سے پولیو کے لیے ہم جو سب سے effective solution یہاں پر بیٹھ کر کر سکتے ہیں، ہمارے پاس یہاں پر بہت زیادہ diversity ہے and I am very happy to see all this diversity in the Parliament کہ اگر سارے اپنے اپنے regions پکڑ لیں اور تھوڑے سے awareness programme بنا لیں اور اپنے لوگوں کو اپنی ہی language میں aware کریں گے، لوگوں کے پاس جائیں گے، اپنے class fellows کو اور جن یونیوسٹیوں سے آئیں ہیں ان کو بتائیں، آپ ایک ایک بندے کو پکڑ لیں، ایک ایک فیملی کو پکڑ لیں اور اس طرح awareness create کریں تو I think we can eradicate the problems.

دوسرا issue یہ ہے کہ جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ یہ ایک امریکن conspiracy ہے تو certain extent you cannot blame them because it has been proven کہ جس طرح وقار عمیر صاحب نے بولا کہ aid was an inoculated virus, it was made in a American laboratories or Africa use as propaganda اس بات پر ہم لوگوں کو کسی طریقے سے ایک consensus میں آنا چاہیے کہ ایک strategy develop کرنی چاہیے کہ لوگوں کو کس طرح conveyance کیا جائے، انہی کی زبان میں diversity جوکہ پارلیمنٹ میں ان کو represent کر رہی ہے، ہر صوبے سے ان کی language میں ایک پروگرام لکھا جائے کہ ہم لوگ کیا کیا کر سکتے ہیں، ہم لوگوں کو کس طرح conveyance کر سکتے ہیں، کون سی ایسی problems ہیں جن کے لیے ہمارے پاس جو frequently ask for choose کے جو answers ہیں وہ ہم لوگ provide کریں گے اور پھر ہم اسی طریقے سے Youth میں distribute کرتے ہیں کہ آپ اپنے ہی لوگوں کو خود inform کرو۔ جب آپ کے اپنے لوگ اپنے ہی لوگوں کو بتائیں گے تبھی اس کا solution ہو سکتا ہے، نہ کہ آپ external

forces لے کر آ رہے ہو۔ بےشک آپ ان کی medicine کریں مگر اس کی packaging آپ خود کریں، اس کو اردو،سندھی اور بلوچی میں لکھو، ان کی اپنی زبانوں میں دوائیوں کے نام ہوں۔ اس طرح آپ اپنے آپ کو اور اپنے لوگوں کو promote کرو گے تو ہم لوگ ایک solution کی طرف جائیں گے۔ جس طرح کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ at the end where is a solution to every problem and we are here to identify solutions and not the problem for friend. So, let’s focus on solutions. Thank you.

جناب احمد نور: میڈم! میرا personal point of clarification ہے۔ میں نے پہلے جو کچھ کہا اس میں میں ایک اور point add کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ tribal uncivilized ہیں، ان سے میں کہتا ہوں کہ tribal civilized ہیں، انہیں سب کچھ پتا ہے۔ جس نے یہ word استعمال کیا ہے کہ tribal کو کچھ پتا نہیں اس کو اس floor پر پورے tribal سے معافی مانگنی چاہیے اور آئندہ یہ word استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ میڈم۔

(Thumping of desks)

جناب احسام رحمانی: میڈم! یہ identity کر دیں کہ یہ کس نے tribal کا word use کیا ہے۔

Madam Deputy Speaker: This is expunged. No personal conflicts.

Ms Gul Bano: Can you give me special permission because I just want to share the real case of polio which is related to my own city?

Madam Deputy Speaker: O.k carry on.

Ms Gul Bano: Madam, three of these polio vaccines are directly related to my own city.

میں آپ سے reason share کرنا چاہوں گی کہ main reason یہ ہے کہ people don't have confidence towards the policies of government and this is because lake of coordination of government towards the poor people. ایک تو یہ کہ گورنمنٹ کو اپنی policies بہت clear رکھنی چاہئیں، media directly کو involve کرنا چاہیے، electronic media and paper media دنوں medias کے through جو بھی اس طرح کی campaigns ہوں ان کو start کرنا چاہیے۔ اس کا ایک اور main reason یہ بھی ہے کہ -------

Madam Deputy Chairman: Excuse me, order of the House, please listen toward carefully.

مس گل بانو: Main reason illiteracy ہے۔ آپ اگر پولیو کی vaccination لے کر جاتے بھی ہیں تو ان لوگوں کو کچھ نہیں پتا کہ tubes میں کیا موجود ہے۔ مزے کی بات یہ کہ اگر آپ یہ کہہ دیں کہ یہ foreign countries سے آئی ہیں تو وہ اور بھی زیادہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ اگر امریکہ نے بھیجی ہیں تو یقیناً اس میں کچھ نہ کچھ ایسا ملا ہوا ہو گا کہ اگر اس بچے کو چار پانچ سال بھی زندہ رہنا ہو گا تو وہ ایک دو سال میں ہی ختم ہو جائے گا۔ اس کے لیے یہ ہے کہ confidence develop کرنا پڑے گا، لوگوں کا literacy rate بڑھانا پڑے گا تاکہ ہم اس طرح کے problems کا solution اپنے own پر ہی حاصل کر سکیں۔ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم ہر چیز کا blame اپنی گورنمنٹ کو دیتے رہتے ہیں لیکن کچھ problems ایسے ہوتے ہیں کہ جس کا solution ہمارے پاس ہوتا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ آپ literacy rate بڑھا دیں تو لوگوں میں awareness ہو جائے گی کہ کونسی چیز ان کے لیے صحیح رخ پر ہے اور کونسی چیز ان کے لیے غلط ہے۔ میں بس ایک simple سی بات یہی کہنا چاہوں گی کہ گورنمنٹ کو اپنی policies clear کرنی چاہئیں اور specially health policies clear کرنی چاہئیں۔ Thank you.

Mr. Umair Farrukh Raja: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب عمیر فرخ راجہ: میرا فاٹا سے تعلق ہے ، میں بھائی کے سوالات کو تھوڑا سا clarify کرنا چاہوں گا کہ اگر ان کو یہ لگا ہے کہ tribal area کو mention کرنے سے اگر ان کے جذبات مجروع ہوئے ہیں تو اپنی پارٹی اور tribal area کے جتنے بھی ارکان ہیں جن کے کہ نام mention کیے ان کی طرف سے میں ان سے sorry کرتا ہوں۔

(Thumping of desks)

Madam Deputy Speaker: This point is already expunged.

Mr. Umair Farrukh Raja: Madam, I have to make this point once. Please let me….

Madam Deputy Speaker: This is expunged, please sit down.

Ms Sama Paras Abbasi: Madam Speaker, excuse me can I actuate just another point? If you don't mind.

Madam Deputy Speaker: This point is expunged.

Ms Sama Paras Abbasi: Madam, not this point actually but I would like to clarify that there is also like my dear colleague have covered all the areas but I would like add there is one more misconception all over, not just northern areas, I am not saying that but all over Pakistan's people think that the children were suffering from any disease, if they have fever or coughs any thing. They say that it is prohibited

نہیں ہمارے بچے کی طبیعت صحیح نہیں ہے تو ہم کیسے اسے پولیو کے قطرے پلوا دیں۔

So, this thing should also be very cleared that it can be given children were suffering from any diseases. Secondly, I would directly to ask our Education and Health Minister, he just said that this recent cases are due to the present situation that prevailing in our tribal areas. I would like to ask that every year government has being given a lot of huge amount of funds. I would like that they have filled to eradicate and we have reported case before this recent situation that is occurring. What do they have to clarify? یہ سب کچھ تو ابھی ہوا ہے، پہلے جو cases تھے وہ کیوں ہوئے؟ ابھی وہاں پر فوج ہے تو لوگ نہیں جا پا رہے۔ Mr. Health Minister, please clarify this point.

Mr. Sor Fabha Alvi: Madam Speaker on a point order, even yesterday number of our colleagues were unable to speak. Kindly request the honourable member to keep these courses brief. So, that they don't getting to rambling details. And a point of order should be a point of order; it should not be a thesis. Kindly request the honourable member to please reframe from getting into unnecessary details.

(Thumping of desks)

جناب فرخ جدون: میڈم! Point of order ہمارے honourable minister صاحب نے کہا تھا کہ یہ جو پولیو کے cases ان کی ایک وجہ بھی بتائی تھی کہ شاید یہ Islamic values سے conflict کی وجہ سے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Sir, this is not a point of order.

جناب فرخ جدون: میں پھر بھی اس پر بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں؟

Madam: Deputy Speaker: Carry on.

جناب فرخ جدون: شکریہ۔ ہمارے منسٹر صاحب کو سوچنا چاہیے کہ آپ اس وقت media پر آ رہے ہیں اور پاکستان کے مخلتف علاقوں کے لوگ آپ کو سنیں گے اور لو گ سمجھیں گے شاید پولیو Islamic value کیconflict وجہ سے ہو رہا ہے تو لوگ کیا سوچیں گے۔ دوسری بات جو انہوں نے کی ہے کہ paramilitary forces کو چاہیے کہ وہ polio campaign کریں۔ مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ کیا سمجھتے ہیں کہ paramilitary forces اپنی گولیاں پولیو کے vaccine میں dip کر کے آگے بھیجیں۔ شکریہ۔

(Thumping of desks)

جناب عمیر فرخ راجہ: میڈم! point of order please, let me complete actually لوگ مجھے سمجھ نہیں پائے تو میں چاہوں گا کہ میں-----

Madam Deputy Speaker: This is not a point of order and please avoid for personal remakes.

ہاؤس میں آپ personal remarks کسی کو نہیں دے سکتے ہو۔

Mr. Sor Fabha Alvi: Point of order Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

Mr. Sor Fabah Alvi: With respect that it has been happening I would like to retreat the government speeches stance and asked the government to please respect their own speeches stance and please refrain from issuing undue point of orders. Thank you.

(Thumping of desks)

Madam Deputy Speaker: And ask by as the speakers are concerned, the Chief Whip of each party gives provide us with list. So, if you want to speak first, please contact your Chief Whip. Mr. Prime Minister, just conclude up the whole session.

Mr. Prime Minister (Mr. Ahmed Ali Babar): Thank you Madam Speaker.

آج جس پارلیمنٹ میں، میں کھڑا ہوا ہوں۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جہاں پر ہم باقی مسائل کی طرف دیکھتے ہیں اور جوڑ توڑکی سیاست کرتے ہیں تو جو ہماری youth کے بنیادی issues ہیں، جیسے پولیو کا مسئلہ ہے تو ہمیں اسے بھول جاتے ہیں اور اسے side line پر رکھ دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو توجہ پولیو جیسے موزی مرض کو دینی چاہیے وہ actually نہیں دی جا رہی۔ اپوزیشن کی طرف سے بھی بہت اچھی تجاویز آئی ہیں، خاص طور پر رحمانی صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں۔ اس سے پہلے کہ میں اس کو sum up کروں میں ایک بات clarify کردوں کہ اگر حکومتی پارٹی کی طرف سے کوئی سپیکر بولتا ہے تو وہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہاں پر diverse opinion کے لوگ موجود ہیں، وقت اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا کہ یہاں پر ہر ایک کا ایک ہی point of view ہونا چاہیے، Work Secretary کہتے ہیں ہم یہاں پر diverse point of view کو appreciate کرتے ہیں۔

(Thumping of desks)

اب تھوڑی سی پولیو کی بات ہو جائے۔ ایک بات بڑی ضروری ہے کہ tribal uncivilized نہیں ہے وہاں کے لوگ civilize ہیں۔ اس کی مثال احمد نور صاحب ہمارے سامنے ہیں لیکن مسئلہ وہاں پر آتا ہے جہاں پر communication gap پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم نے اپنی perceptions بنا لی ہیں کہ فلاں بندہ اس طرح کا ہے اور فلاں بندے سے بات نہیں کی جا

سکتی۔ جب ہم لوگ different ministers کے پاس جائیں گے تو نہ صرف Health Minister Sheri Rehman ملیں گے بلکہ ان فاٹا کے اراکین سے بھی ملیں گے جو کہ وہاں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ جو conceptions ہیں کہ وہ لوگ ہماری بات نہیں سنیں گے، اس کو ختم کر کے ان سے بات کریں گے اور ان کو اپنی suggestions پہنچائیں گے تو میرا خیال ہے کہ وہاں پر ایک positive change آ سکتی ہے۔

Secondly جو funding ہو رہی ہے میں آپ کو statistically بتا دوں کہ پاکستان کو صرف health میں per year 5 to 6 billion rupees ہو رہی ہے، اس کو پولیو کو کافی بڑا chunk جاتا ہے۔ Funding سے زیادہ disruption of inequality ہے کا مسئلہ ہے۔ ہمارے یہاں پارلیمنٹ میں بہت سے قابل ڈاکڑ بیٹھے ہوئے ہیں تو جب یہ بات کمیٹی میں جائے گی اور جو chair ہیں وہ اس ڈاکڑ کو بتائیں گے اور ہم کوشش کریں گے نہ صرف FATA regime سے بات کریں بلکہ یہاں سے بھی اس پارلیمنٹ سے لوگ ان علاقوں میں جائیں اور ان لوگوں سے بات کریں اور ان لوگوں سے بات کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر بندے سے بات کی جائے کسی بندے کے بارے میں perception بنا کر اس کو وہاں سے exclude نہ کیا جائے۔ میڈم سپیکر! میرا خیال ہے کہ پولیو کے معاملے جو اپوزیشن اور گورنمنٹ ہے ان کے پیشتر views ملتے جلتے ہیں، پولیو کو تو میں یہاں conclude کرتا ہوں لیکن ایک important announcement ہے کہ ہماری دو تین دن سے اپوزیشن سے بات ہو رہی تھی اور ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جو Standing Committees کی chairs ہیں اس میں economics, finance, education, health and environment کی chairs وہ ہم as a goodwill gesture اور ہمیں چاہیں گے پارلیمنٹ کو ایک سال چلانے کے لیے ہم اپوزیشن کو welcome کرتے ہیں۔

(Thumping of desks)

میں چاہتا ہوں کہ ابھی جو فضا دیکھی جا رہی ہے اس سے پورے سال accountability تو بہت زورشور سے ہو گی لیکن کوئی بدمذگی پیدا نہیں وہ گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Muhammad Essam Rehamni: Madam, I would like to speak.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Madam, I would like to speak?

Madam Deputy Speaker: Yes.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Firstly, I congratulate you کہ ہم آپ کی پارٹی میں بڑی زبردستconsensus دیکھ رہے ہیں اور جو فضا نظر آ رہی ہے اس سے اپوزیشن بہت زیادہ خوش ہے کیوبکہ اب ہمیں سمجھ آ رہا ہے کہ اپوزیشن کو ایک اچھی اپوزیشن مل گئی ہے۔ اس کے علاوہ میں Standing Committees کے بارے میں بولنا چاہتا ہو کہ again we have very graceful on behalf of the Green Party کہ آپ نے ہمیں یہ دی ہماری طرف سے آپ کو پورا اعتماد ہونا چاہیے we have confident on our Prime Minister and we hope کہ جس طرح وہ آج attentively سن رہے ہیں اور participate کر رہے ہیں کیونکہ he is accountable for everything that happen. وہ اسی طریقے سے اپنی سیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور اپنی formal dressing ذرا بہتر کر دیں گے تو وہ ہمیں زیادہ اچھے طریقے سے represent کریں گے۔ Thank you

(Thumping of desks)

Madam Deputy Speaker: Now, we would move to the next item on the agenda, that is the continuation of the debate on Student Union. May have the list of speakers? Mr. Farrukh Jadoon.

جناب فرخ جدون: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ میڈم سپیکرکہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں ایوان کی توجہ چاہوں گا۔

Madam Deputy Speaker: Order of the House.

جناب فرخ جدون: میرے ساتھیوں نے student union کی revival پربڑی اچھی بات کی اور سب نے اپنی اپنی suggestions دیں۔ میں بھی چند تجاویز دینا چاہتا ہوں اور ایوان کو پورا اختیار ہے کہ اس پر اپنی رائے دے اور تنقید کرے اور میں کوشش کروں گا کہ اس کو sum up کروں۔ میں چار points کو highlight کو کروں گا جو کہ میری نظرمیں student union کی revival کے لیے ہونا چاہیے۔

پہلی بات ہے ہماری Ideology ، آپ نظریہ کو چھوڑ کر کسی بھی چیز کی بنیاد رکھ ہی نہیں سکتے۔ پہلے آپ کو اپنا نظریہ identify کرنا پڑے گا اور اسے sort-out کرنے پڑے گا کہ آپ کا نظریہ کیا ہے۔ آپ کی جو نوجوان نسل ہے اس میں اپنا نظریہ inculcate کریں، ان میں نظریہindoctrination حد تک لے کر آئیں۔ میں Education Ministry کو کہوں گا کہ وہ اس سلسلے میں کام کریں کیونکہ یہ جو area ہے وہ Ministry of Education کے under آ رہا ہے اور جو شروع سے grass route level وہاں پر جو آپ کی ideology ہے اسے enforce کریں نہ کہ primary and secondary level پر آپ student union بنا دیں۔ آپ base ٹھیک نہیں بنائیں گے تو آگے چل کر وہ بندے پاکستان کی instability کے لیے کام نہیں کریں گے، وہ اس کی disintegration کے لیے کام کریں گے۔ جیسے کہ آج کل ہو رہا ہے، وہ اپنی ideology کو follow کر رہے ہیں، کوئی communist block کو represent کر رہا ہے، کوئی کسی nationalist کر رہا ہے تو آپ پہلے ideology کو focus کریں۔ اس میں، میں ایک اور چیز add کرنا چاہوں گا کہ جو کمیٹی یونیورسٹی میں بنے وہ student

union کے بندوں کی short listing ideology کی basis پر کرے کہ بندے کو پاکستان کی ideology کا کتنا knowledge ہے اور وہ اس کے ساتھ کتنا sick کر رہا ہے۔

دوسری بات میں role of teachers کی کرنا چاہوں گا کہ اساتذہ کا مقام کیا ہے۔ ہم اساتذہ کو بڑے احترام سے دیکھتے ہیں، ان کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ کل میرے ساتھیوں نے بات کی کہ ہم احترام نہیں کرتے۔ ہم احترام کرتے ہیں مگر جیسا کہ اقبال نے فرمایا تھا کہ

شکائت ہے مجھے یا رب خداوندان مکتب سے

سبق شاہیں کو دے رہے ہیں خاک بازی کا

جو بندہ خود تمام جگہ سے reject ہو کر teacher بن رہا وہ کسی کو leader کیسے بنا سکتا ہے۔ ہم آج کل اساتذہ سے یہ expect کر رہے ہیں کہ ایک بندہ CSS میں فیل ہو گیا، PMS میں فیل ہو گیا اور گھر والے کہتے ہیں کہ " یار teaching کر لو، teaching نہیں ملتی" اب وہ بندہ جو کہ mediocre level کا ہے وہ کل کو لیڈر کیسے پیدا کرے گا، کیسے ان پر portray کرے گا، تو میں یہ چاہوں گا کہ Education Ministry اس چیز پر بات کرے کہ جو teachers سامنے آئیں وہ آپ کے leaders ہوں،تاکہ وہ leaders کو پیدا کر سکیں۔

جناب احمد نور: محترمہ سپیکر!

جناب فرخ جدون: میری بات مکمل ہونے دیں۔ احمد نور صاحب! میرے چارpoints ہیں وہ مکمل ہونے دیں، برداشت کی سیاست کریں۔

Islamic point of view سے میں 3rd point پر بات کرنا چاہوں گا کیونکہ ہم Green Party کو represent کر رہے ہیں، ہم fakeless education کوpromote کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ ہمارا جو faith ہے، جو اسلام ہے وہ تیسرے نمبر پر آ کر اخلاقیات پر زور دیتا ہے۔ اسلام ایک اور بات جو سب سے پہلے کرتا ہے وہ ہر ایک بندے کو as a خلیفہ چنتا ہے اور حلیفہ کا مقصد ہی لیڈر ہے۔ ہماری جو fakeless education ہے وہ شروع سے آپ کو لیڈر ہی

بنا رہی ہے، وہ بنیاد ہی leadership پر رکھ رہی ہے۔ جو گورنمنٹ کے ممبران ہیں ان سے کہوں گا جو ان کی اپنی secular education کی پالیسی ہےplease اسے shun کریں اور ہمارے مل کر fakeless education کو promote کریں۔ میں ایوان سے گزارش کروں گا کہ میرے جتنے بھی points ہیں ان پر تنقیدی نگاہ ڈالیں اور جو بھی points آپ add کر سکتے ہیں وہ کریں۔ شکریہ۔

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Madam Speaker, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب محمد اسام رحمانی: میں اپنے دوست کی تجاویز سننے کے بات ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔

Mr. Waqar Nayar: Madam, I cannot understand that what is a point of order and what is not point of order, they should read the whole House…..

Mr. Muhammad Essam Rehman: Madam, they are continuously violating this book.

Madam Deputy Speaker: This not the point of order, point of order cannot go for repetitive things.

Mr. Waqar Nayyar: O. k. It was in the repetitive things and the honourable Opposition Leader says that……

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Madam, I think you ask him to sit down.

Mr. Waqar Nayyar: O. k. I am not appreciated.

Madam Deputy Speaker: Rehmani sahib! I would like to say something here. You cannot dictate the Speaker.

(Thumping of desks)

Mr. Muhammad Essam Rehmani: I think you don't moreover request cannot dictate but I apologise.

Mr. Waqar Nayyar: Madam Speaker point of order. Please tell the worthy opposition that they cannot speak out of turn, thanking you or raising comments without actually ask for your permission. Otherwise the whole House to start standing up and giving comments. Thank you.

(Thumping of desks)

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Point of order Madam?

Madam Deputy Speaker: Yes.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Moving on from populistic remarks, I would suggest that you please clarify in the interest of the entire House. What a point of order is and how it can be raised? So that we can avoid these situations. Thank you.

Madam Deputy Speaker: I think everybody has code of conduct to them, I would appreciate if all of you go thoughrely with the code of conduct. Mr. Umair Zafar Malik.

Mr. Umair Zafar Malik: Thank you honourable Madam Speaker. I would like to very much conclude the stance of our side on this issue of

student unions. As our manifesto clearly state that student unions should be allowed actively but with constraints such as no political expression. Here I would like to clarify a point that some members form the Blue Party have pointed out that we removed from the resolution, the word non political. Therefore, if we not want the student unions to be non-political, with apparently can have the ideologies that Mr. Farakh Jadoon pointed out but what we did not want is a public display of political affiliation because that problem such as elections being financed and hence on campus violence, incidents of own campus violence.

Then I would like to request the Minister of Education to please come up with a stance of the government, we totally appreciate the diverse opinions that we have and we should have a clear cut policy statement as well. Because on our side of aisle, we did present the statement, we clearly said it that we not want (A) campus violence, (B) a public display of political affiliation. There was no such clear statement from the Blue side of the House, which we are waiting for. And as Mr. Waqar Nayyer pointed out yesterday and I totally second when you said that there should be a statement from the government side on this. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Shamas-ur-Rehman Toor.

Mr. Shamas-ur-Rehman Toor: Thank you Madam Speaker. I would like to give the government stance in response to my honourable friend but

the government thinks about the student unions. Please don't note down the following points.

We want student unions which should be institutionalized, free of influence and working towards the welfare of students but we believe that non-political nature of the student unions and that it can be achieved through the following points.

1. By regulating the student unions activities to faculty students committee to run the student unions effectively.
2. Regulating the budget of student unions which should be provided by the institution itself. So, that the student unions do not have to look for budget from any political party.
3. We want to ensure that the political influence should be absent from any institution. So, that the student unions do not get any political influence by any political party or any youth wing of the political party which exists within any institution, that should be absent.
4. And now for want to encourage the capable students, to take part in the leadership of the student unions. Now this could be ensured by putting a cap on who can actually run for the office of the student unions. For example, in foreign countries I have seen that there is a specific limit of GPA, you should achieve a certain level

of GPA (grade point average) so that you can actually contest for the student union office. For example, out of four it should be at least 3.25. So, that we know that you are capable enough to run for the student union office and not just free enough, you don't have a lot of time and don't have anything else to do for running for the student union.

We also want to conditionalize the membership of the student union and the leadership of the student unions by allocation of the hostels for the students, by rewards and awards and ensuring that they do not participate in any political activities. We also want to ensure that the engagement of the civil bureaucrats and the law enforcement agencies to ensure that these student unions remain non-political.

My final point, I have already actually made that if any student union leader has been found, they have any political affiliation, should be actually exterminated from the office of the student union. As the all office bearers or the contestants of the office bearers for the student unions, should be scrutinized first that they did not have any political affiliation. So, that they can run for the student union office first. At if at any stage they are found that they have any political affiliation, they should be exterminated from their office. I would like the Prime

Minister to kindly comment on this and endorse this political stance of the government on the student unions. Thank you.